سلسلہ اصلاحی بیانات ۱۷

رمضان المبارک کا آخری دن اور دوزخ کا تذکرہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہم

جہنم کا سب سے ہلکا عذاب

جہنم کے سات دروازے

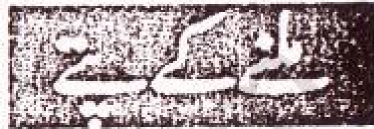
جہنم کی خوفناکی

جہنم کے سانپ اور بچھو

جہنم کی آگ کی تیزی

میمن اسلامک پبلشرز

خطاب	⬅	حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم
ضبط و ترتیب	⬅	مولانا محمد عبداللہ میمن صاحب
تاریخ	⬅	۳۰ رمضان ۱۴۱۹ھ
مقام	⬅	جامع مسجد بیت المکرم، گلشن اقبال، کراچی
ناشر	⬅	میمن اسلامک پبلشرز
باہتمام	⬅	ولی اللہ میمن
قیمت	⬅	/- روپے
کمپوزنگ	⬅	فاروق اعظم کمپوزرز



- میمن اسلامک پبلشرز، ۱/۱۸۸۔ لیاقت آباد، کراچی ۱۹
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ادارہ اسلامیات، ۱۹۰۔ انارکلی، لاہور ۲
- مکتبہ دارالعلوم کراچی ۱۴
- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی ۱۴
- کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، کراچی
- مولانا اقبال نعمانی صاحب، آفیسر کالونی گارڈن، کراچی

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رمضان المبارک کا آخری دن

اور دوزخ کا تذکرہ

الحمد للّٰہ نحمده ونستعينه ونستغفره و نؤمن به ونتوكل عليه، ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سيأت اعمالنا، من يهده اللّٰہ فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له، ونشهد ان لا اله الا اللّٰہ وحده لا شريك له، ونشهد ان سيدنا وسندنا ومولانا محمدًا عبده ورسوله، صلى اللّٰہ تعالىٰ عليه وعلى آله واصحابه وبارك وسلم تسليماً كثيرًا كثيرا۔

اما بعد!

فاعوذ باللّٰہ من الشيطن الرجيم۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحيم

﴿ياايها الذين آمنوا قوا انفسكم واهليكم
نارا وقودها الناس والحجارة عليها ملئكة
غلاظ شداد لايعصون اللّٰہ ما امرهم
ويفعلون مايؤمرون ۝﴾ (التحريم: ٦)

"اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو
اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں
جس پر تندخو مضبوط فرشتے ہیں جو خدا کی نافرمانی
نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے، اور
جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اس کو بجالاتے ہیں"۔

میرے قابل احترام بزرگو! یہ جمعہ اس ماہ مبارک کا آخری جمعہ ہے اور اس کا بھی احتمال ہے کہ یہ اس کا آخری دن ہو، اس لئے ہم سب کو اس آخری دن کی بہت زیادہ قدر کرنے کی ضرورت ہے، اس کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس کی عبادت کرنے اور خاص طور پر سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر گناہوں کو چھوڑنے کا عہد کرنے کا دن ہے، لہٰذا اس دن گڑگڑا کر آہ وزاری کر کے اللہ تعالیٰ کے گھر میں دھرنا دے کر بیٹھ جائیں اور اپنے آپ کو جہنم سے آزاد کرنے کی سرتوڑ کوشش کریں۔

چار کام

سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں مسلمانوں کے کرنے کے لئے چار عمل ارشاد فرمائے ہیں۔

(۱) ایک کثرت سے لا الہ الا اللہ پڑھنا یعنی چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر دم زبان پر لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ، لا الہ الا اللہ کا ورد رکھنا۔

(۲) دوسرے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل سے توبہ استغفار کرتے رہنا۔

(۳) تیسرے اللہ جل شانہ سے جنت مانگنا اور تہہ دل سے گڑگڑا کر محتاج بن کر جنت کی درخواست کرنا۔

(۴) چوتھے جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا اور رو رو کر یہ دعا کرنا کہ اے اللہ اپنی رحمت سے ہمیں دوزخ سے آزاد فرما۔

جہنّم خوفناک ہے

یہ چوتھا عمل دوزخ سے پناہ مانگنے کا بہت ہی اہم اور بہت ہی قابل توجہ عمل ہے اور اس وجہ سے اور زیادہ قابل توجہ ہے کہ ہماری اس کی طرف توجہ نہیں کہ جہنّم کیا ہے؟ یہ بڑی خوفناک جگہ کا نام ہے، ہم لوگ دنیا میں کچھ ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ بخدا نہ ہمیں عذاب قبر سے ڈر لگتا ہے اور نہ عذاب جہنّم سے، ہم پر ایک بے حسی ایسی چھائی ہوئی ہے کہ صبح سے شام تک گناہ کئے چلے جارہے ہیں، نہ توبہ کرتے ہیں نہ معافی مانگتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ آخرت سے غافل ہو کر ہم زبردستی اپنے آپ کو جہنّم میں دھکیل رہے ہیں تو شاید مبالغہ نہ ہو۔ بہرحال، جہنّم کی تھوڑی سی تفصیل عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ رمضان المبارک کا شاید آخری دن ہو، اگر یہ آخری دن ہوا تو آج کا دن وہ دن ہے جس میں ازروئے حدیث افطار کے وقت اللہ پاک تقریباً ایک کروڑ مسلمانوں کو دوزخ سے آزاد فرمائیں گے۔ اور یہ تعداد ہمارے

سمجھنے سمجھانے کے لئے بتلائی ہے ورنہ **اصل مقصود** لاتعداد لوگوں کو جہنّم سے آزادی کا پروانہ عطا کرنا ہے، لہٰذا ایسا نہ ہو کہ رمضان شریف گزر جائے اور ہماری بخشش نہ ہو اور ہم اپنی غفلت کی وجہ سے آزادی حاصل نہ کرسکیں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تھوڑا سے جہنّم کا حال آپ کے سامنے رکھوں اور اس سے آزادی کا جو طریقہ بتلایا گیا ہے وہ عرض کردوں، اس کے بعد پھر ہم میں سے ہر آدمی عاقل بالغ ہے اپنے کئے کا ہر ایک ذمہ دار ہے، جس کا جی چاہے اللہ پاک سے اس کی جنّت مانگ لے اور دوزخ سے پناہ مانگ لے۔

جہنّم کی آگ کی تیزی

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل امین سے فرمایا، اے جبرئیل! مجھے ذرا جہنّم کی کیفیت بتاؤ! جبرئیل امین نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جہنّم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا پھراس کو ایک ہزار سال تک جلایا (اور یہاں تک اس کو جلایا کہ اس کی آگ) سرخ رنگ کی ہوگئی، اس کے بعد پھر ایک ہزار سال تک اس کو تیز کیا یہاں تک کہ (اس کی آگ) زرد رنگ کی ہوگئی، پھرایک ہزار سال تک جہنّم کی آگ کو جلایا، بھڑکایا اور تیز کیا یہاں تک کہ اس کی آگ تاریک رات کی طرح سیاہ ہوگئی، اب اس کی حالت یہ ہے کہ نہ تو اس کی

لپٹیں کم ہوتی ہیں اور نہ اس کے انگارے بجھتے ہیں (یعنی تین ہزار سال تک جہنّم کی آگ کو تیز کیا گیا یہاں تک کہ انتہائی تیز ہو گئی)

جہنّم کی اس تیزی کا آپ اس سے بھی اندازہ کریں کہ ایک مرتبہ اللہ پاک نے جبرئیل امین کو مالک جہنّم کے پاس بھیجا کہ جاؤ اور ان سے کچھ آگ ہمارے آدم کے لئے لے کر آؤ تاکہ وہ دنیا میں اس پر کچھ کھانا وغیرہ پکا سکیں۔ جبرئیل امین مالک جہنّم کے پاس جہنّم میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: تھوڑی سی آگ چاہئے، انہوں نے پوچھا کہ حضرت کتنی آگ دیدوں؟ جبرئیل امین نے فرمایا کہ ایک چھوارے کے برابر دیدو، تو مالک جہنّم نے عرض کیا کہ حضرت! اگر آپ ایک چھوارے کے برابر جہنّم کی آگ دنیا میں لے گئے تو اس کی گرمی سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمین پگھل جائیں گے، تو جبرئیل امین نے فرمایا اچھا اگر اس میں اس قدر تیزی ہے تو ایسا کرو کہ چھوارے کی ایک گٹھلی کے برابر دیدو! تو مالک جہنّم نے اس پر عرض کیا کہ حضرت اگر ایک چھوارے کی گٹھلی کے برابر آپ جہنّم کی آگ دنیا میں لے گئے تو اس دنیا میں نہ کبھی بارش کا ایک قطرہ ٹپکے گا اور نہ کبھی زمین سے سبزہ اگے گا، اس پر جبرئیل امین نے اللہ رب العزت سے عرض کیا کہ یا اللہ! میں (دنیا کے لئے) کتنی آگ لے لوں؟ حق تعالیٰ نے فرمایا ایک ذرہ کے برابر لے لو، چنانچہ جبرئیل امین نے جہنّم کی آگ کا ایک ذرہ لے لیا اور اس کو ستر مرتبہ نہر میں غوطہ دیا، بجھایا اور ٹھنڈا کیا، اس کے بعد اس کو دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لائے اور دنیا کے سب سے بلند اور مضبوط پہاڑ کی چوٹی پر اس کو رکھا، اس

وقت بھی اس میں اتنی گرمی اور تیزی تھی کہ اس ایک ذرے کی گرمی اور تیزی سے وہ مضبوط پہاڑ پگھل گیا اور اس ذرے کا دھواں پتھروں اور لوہے میں جذب ہوگیا، پھر وہ ذرہ واپس جہنم میں واپس کردیا گیا۔

اب دنیا کی جو آگ ہے جس میں ایک منٹ بھی ہم ہاتھ نہیں رکھ سکتے، ایک منٹ بھی دنیا کی آگ ہم برداشت نہیں کرسکتے، یہ اس ایک ذرے کا دھواں ہے۔ آج وہی آگ ہمارے گھروں میں زیر استعمال ہے جس سے لوہا بھی پگھل جاتا ہے، پتھر بھی چونا بن جاتا ہے تو جہنم کیسی ہولناک ہوگی؟ جس کا ایک ذرہ جس کو ستر مرتبہ پانی میں ٹھنڈا کیا گیا اور پھر وہ واپس بھی کردیا گیا تب بھی دنیا کی آگ کا یہ حال ہے کہ کوئی انسان اس کی تاب نہیں رکھتا تو غور کیجئے کہ جہنم کی آگ کیسے برداشت ہوگی۔ العیاذ باللہ، العیاذ باللہ۔

آپ ان باتوں کو توجہ سے سن لیجئے، یہ کھیل کی باتیں نہیں ہیں، یہ تماشے کی باتیں نہیں ہیں، یہ سچی باتیں ہیں، کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ جہنم برحق ہے، اس کی آگ برحق ہے، قرآن وحدیث کی جہنم کے بارے میں اور جنت کے بارے میں جتنی باتیں ہیں وہ بالکل سچ ہیں۔

جہنم کا سب سے ہلکا عذاب

ایک روایت میں سرکار دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم کا سب سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ جہنمی کو (جہنم سے) دو

جوتیاں (نکال کر) پہنا دی جائیں گی (وہ خود جہنّم میں نہیں ہوگا، صرف اس کے پیروں میں جہنّم کی دو جوتیاں ہوں گی) لیکن ان دو جوتیوں کی وجہ سے اس کے دماغ کی یہ حالت ہوگی کہ وہ ہانڈی کی طرح پک رہا ہوگا اور اس کے پکنے اور ابلنے کی آواز آس پاس اس کے پڑوسیوں کو (صاف) سنائی دے گی۔ العیاذ باللہ۔ اس کی داڑھیں انگارہ بنی ہوئی ہوں گی، اس کے ہونٹ شعلہ بنے ہوئے ہوں گے، اس کے پیٹ کی آنتوں اور قدموں سے آگ کی لپٹیں نکل رہی ہوں گی اور وہ اپنے بارے میں یہ سمجھ رہا ہوگا کہ اسے جہنّم کا سب سے زیادہ ہولناک عذاب ہو رہا ہے، حالانکہ اس کو سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا۔

ٹخنوں سے نیچے شلوار کرنے کا عذاب

صرف دو جوتیاں پہنانے کا یہ حال ہوگا اور خدانخواستہ جس کے پیر اور ٹخنے ہی جہنّم کے اندر ہوں تو اس کی کیا حالت ہوگی؟ اور کس کے دونوں ٹخنے جہنّم کے اندر ہوں گے؟ تو سنئے! وہ مسلمان مرد جو نماز کے اندر بھی اور نماز کے باہر بھی، گھر کے اندر بھی اور گھر کے باہر بھی، دکان میں بھی آفس میں بھی فیکٹری میں بھی کارخانے میں بھی شہر میں بھی اور شہر کے باہر بھی ہر جگہ اپنی شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھتا ہے، اس کے دونوں پیر مع ٹخنوں کے جہنّم کے اندر ہوں گے۔ یہ بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے جس کی احادیث کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں۔ کوئی مانے یا نہ

مانے یہ باتیں بالکل برحق ہیں، کب تک ہم اس دنیا کی خاطر اپنے آپ کو جہنّم کے اندر داخل کرنے والے کام کرتے رہیں گے، سوچ لینا چاہئے! اور جو شخص سارا ہی جہنّم میں داخل ہوگا اس کا کیا حال ہوگا؟

ہماری بے حسی

سرکار دو جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنّت کی بھی سیر فرمائی ہے، جہنّم کی بھی سیر فرمائی ہے اسی لئے آپ سے بڑھ کر جہنّم سے کوئی ڈرانے والا نہیں ہے، لہٰذا آپ نے اپنی امت کو جہنّم سے بہت ڈرایا ہے اور آپ نے یہاں تک فرمایا کہ میری مثال ایسی ہے کہ میں تمہیں زبردستی کھینچ کھینچ کر جہنّم سے بچاتا ہوں اور تم ہو کہ ہاتھ چھڑا چھڑا کر زبردستی جہنّم میں داخل ہو رہے ہو۔

آپ کے جہنّم سے بچانے کی کوشش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ بتا رہے ہیں کہ دیکھو فلاں فلاں کام گناہ ہیں، یہ بھی گناہ ہے یہ بھی گناہ ہے اور یہ گناہ بھی دوزخ میں لے جانے والا ہے اور یہ گناہ بھی دوزخ میں لے جانے والا ہے، یہ کام حرام ہے یہ ناجائز ہے یہ کبیرہ گناہ ہے اس سے بچو اس سے بچو، یہ سب جہنّم میں اور دوزخ میں لے جانے والے کام ہیں۔ اور باوجود سننے کے اور باوجود جاننے کے ہمارے جوں نہیں رینگتی اور پھر دیدہ دانستہ کبائر پہ کبائر کا ارتکاب کئے چلے جارہے ہیں۔ معلوم ہے کہ یہ فعل حرام ہے، معلوم ہے کہ یہ ناجائز ہے، معلوم ہے کہ یہ خلاف شرع

ہے، گناہ کبیرہ ہے، جہنم کا عذاب خوفناک ہے لیکن ماحول کی خاطر دوستوں کی خاطر بیوی کی خاطر بہن بھائیوں کی خاطر احباب کی خاطر اپنے آپ کو جہنم میں داخل کرنے والے کام گوارہ ہیں۔

جہنّم کے سات دروازے

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نبی اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے دریافت کیا کہ اے جبرئیل! جہنم کے جو دروازے ہیں وہ اسی طرح (ایک سطح پر کھلتے) ہیں جس طرح ہمارے مکانات کے دروازے ایک سطح پر کھلتے) ہیں یا اوپر نیچے کھلتے ہیں؟ تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے جواب دیا کہ دوزخ کے دروازے اوپر نیچے کھلتے ہیں اور جہنم سات منزلہ ہے اور ہر دو منزل کے درمیان سات ہزار سال کی مسافت ہے، ہر نچلی منزل بنسبت اوپر والی منزل کے زیادہ شدید گرم ہے (اس طرح سب سے زیادہ ہولناک عذاب سب سے نچلی منزل میں ہے اس سے کم دوسری اس سے کم تیسری سب سے کم ساتویں منزل میں ہے) آپ نے فرمایا کہ اے جبرئیل! یہ ان سات منزلوں میں کون کون سے دوزخی داخل کئے جائیں گے اور رکھے جائیں گے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ جہنم کے سب سے نیچے والی منزل میں منافقین کو ڈالا جائے گا، اس کے بعد دوسری منزل میں مشرکین کو ڈالا جائے گا، تیسری منزل میں صابیوں کو ڈالا جائے گا، قرآن کریم میں

ہے: والصبئین والنصاری یہ بھی ایک کافر فرقہ گزرا ہے۔ غرضیکہ اس میں صابی ڈالے جائیں گے، چوتھی منزل میں مجوسیوں کو ڈالا جائے گا یعنی آتش پرستوں کو۔ اور مجوسیوں کا شعار ہے ڈاڑھی منڈانا، مجوسیوں کا شعار ہے موٹی موٹی مونچھیں رکھنا، اس کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم بھی ایسا کر کے کن کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور پانچویں منزل کے اندر یہودیوں کو ڈالا جائے گا اور چھٹی منزل میں عیسائیوں کو داخل کیا جائے گا۔ یہاں تک بیان کر کے حضرت جبرئیل علیہ السلام خاموش ہوگئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے جبرئیل علیہ السلام ساتویں منزل کے بارے میں آپ نے کچھ نہیں بتلایا کہ اس میں کون داخل ہوگا؟ جبرئیل امین علیہ السلام چونکہ آپ کے مزاج اقدس سے واقف تھے کہ آپ کو اپنی اُمت پر بے انتہا شفقت ہے اور ان کی ادنٰی سی تکلیف آپ کے لئے ناقابل برداشت ہے اس لئے آگے بیان کرنے سے خاموش ہوگئے۔ دوبارہ آپ نے پوچھا کہ اے جبرئیل! ساتویں منزل کے رہنے والوں کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔تو جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا کہ حضور اگر آپ پوچھنا ہی چاہتے ہیں تو بتلاتا ہوں کہ اس درجہ میں آپ کی امت کے وہ مسلمان جو دنیا میں گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتے رہے اور پھر بغیر توبہ کئے مرگئے، ان کو اس ساتویں منزل میں داخل کیا جائے گا۔ العیاذ باللہ، العیاذ باللہ۔

آپ سنتے ہی بے ہوش ہوگئے، جب آپ ہوش میں آئے تو فرمایا کہ اے جبرئیل! تم نے میری مصیبت بڑھا دی اور میرے غم کو زیادہ کردیا،

کیا واقعی میری امت کے گناہ کبیرہ کرنے والے اس میں داخل کئے جائیں گے؟ حضرت جبرئیل امین نے عرض کیا کہ ہاں آپ کی امت کے وہ لوگ جو کبیرہ گناہوں سے توبہ نہیں کریں گے، کبائر سے نہیں بچیں گے اور توبہ نہیں کریں گے اور بغیر توبہ کیے مرجائیں گے وہ اس ساتویں منزل میں جہنم کے اندر داخل کئے جائیں گے۔ یہ سن کر آپ رونے لگے اور آپ کے ساتھ جبرئیل امین بھی رونے لگے تو آپ نے فرمایا اے جبرئیل! تم کیوں روتے ہو تم تو روح الامین ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ مجھے یہ خطرہ ہے کہ میں کسی آزمائش میں اس طرح مبتلا نہ ہو جاؤں جس طرح ہاروت اور ماروت مبتلا ہوئے تھے، مجھے اس آزمائش کے خوف نے رلایا ہے۔ پھر اللہ پاک نے وحی بھیجی اے جبرئیل اور اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے تم کو جہنم سے دور کردیا ہے لیکن پھر بھی بے خوف نہ رہنا۔

رحمۃ للعالمین سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارے جہنم میں جانے کے غم سے رو رہے ہیں اور ہم کبیرہ گناہ کرنے کے عادی ہورہے ہیں۔ اب رمضان شریف دیکھئے بالکل کنارے آلگا ہے، ہائے افسوس! ہم نے اب بھی خالص توبہ نہ کی، لہٰذا جلدی توبہ کریں۔

جہنم کے سانپ اور بچھو

جہنم کے بارے میں ایک روایت میں ہے کہ جہنم کے اندر سانپ اونٹ کی گردن کی طرح لمبے اور موٹے موٹے ہیں اور بچھو خچر کی طرح ہیں

یعنی خچر کے برابر بچھو ہیں اور اونٹ کی گردن کے برابر سانپ ہیں اور وہ اہل جہنّم کا تعاقب کریں گے اور ان کا پیچھا کریں گے، آگے آگے جہنّمی دوڑ رہے ہوں گے پیچھے پیچھے سانپ اور بچھو اور آخر یہ ان کو پکڑ لیں گے۔ العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ۔ اور پیشانی کے بالوں سے دوزخیوں کو ڈسنا شروع کریں گے اور پیر کے انگوٹھے تک ڈستے چلے جائیں گے العیاذ باللہ۔ اور یہ جب کسی کے ایک مرتبہ ڈسیں گے تو چالیس سال تک اس کی تکلیف محسوس ہوگی۔

جہنّم سے حق تعالیٰ کی پناہ کا طریقہ

اس جہنّم سے ماہ رمضان میں نبی اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگنے کی تاکید فرمائی ہے کہ رمضان شریف میں تم اللہ پاک سے جہنّم سے پناہ مانگو، جہنّم سے آزادی مانگو، جہنّم سے اپنی گردن آزاد کراؤ، اپنے گھر والوں دوست احباب عزیز و اقارب کے لئے گڑگڑا کر جہنّم سے آزادی کا پروانہ حاصل کرو۔ یہ پورا عشرہ جہنّم سے آزادی کا ہے جس کا آج یہ آخری دن اور آخری دن کا آدھا دن باقی ہے، لہٰذا جلدی توبہ کریں۔ اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنے گناہ پر دل میں شرمندہ ہو، دل میں اپنے کئے پر پچھتائے نادم ہوجائے اس کا دل دکھے کہ ہائے میں نے یہ کیسے گناہ کیا، ہائے یہ گناہ مجھ سے کیوں ہوگیا۔ پھر ندامت میں ڈوب کر رونے والے کی سی شکل بنا کر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑائے اور اس گناہ کی

معافی مانگے اور اس گناہ کو فوراً چھوڑ دے۔ یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کی ہے کہ توبہ کے اندر فی الحال گناہ چھوڑنا بھی ضروری ہے۔ پھر یہ عرض کرے کہ میرے اللہ! میں عہد کرتا ہوں کہ میں یہ گناہ نہیں کروں گا، اے اللہ مجھے معاف کر دیجئے یا اللہ مجھ سے درگزر کر دیجئے! اگر آپ نے مجھے نہ بخشا تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔ توبہ کی اس حقیقت پر اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم نے اپنے کبائر سے مکمل توبہ کی ہی نہیں، رمضان شریف کا رحمت والا عشرہ بھی گزر گیا اور مغفرت والا عشرہ بھی گزر گیا، جہنّم سے آزادی کا عشرہ کنارے لگنے والا ہے لیکن ہم اب تک اپنے گناہوں سے پوری طرح باز نہیں آئے، جو جس گناہ میں مبتلا ہے وہ زبان سے تو استغفراللہ، استغفراللہ کہتا ہے لیکن دل میں کوئی تہیّہ نہیں ہے اس گناہ کو چھوڑنے کا۔ مثلاً اگر ڈاڑھی مونڈنے کا فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہو رہا ہے تو پورا رمضان جاری ہے، رمضان کے بعد بھی ہوتا رہتا ہے تو پھر ہم نے کہاں توبہ کی؟ مونچھیں موٹی موٹی رکھنے کا اگر طریقہ اپنایا ہے تو رمضان گزرنے والا ہے لیکن ہم نے ابھی تک اس سے توبہ نہیں کی، شلوار اگر ٹخنے سے نیچے رکھنے کا فیشن اُپنایا ہے تو رمضان شریف گزر رہا ہے لیکن ہماری شلواریں بدستور ٹخنوں سے نیچے چل رہی ہیں، اگر ٹی وی دیکھنے کا گناہ اپنا لیا ہے اور ننگی فلمیں دیکھنے کا اپنے کو عادی بنا لیا ہے اور رمضان شریف کے لمحات میں بھی اپنے آپ کو اس لعنت سے نہیں بچایا تو پھر ہم نے توبہ کہاں کی؟ اور آخر ہم توبہ کب کریں گے اگر رمضان شریف بغیر توبہ کے گزر گیا تو جہنّم تو سامنے ہے ہی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا کا خطرہ

دوسری طرف یہ خطرہ بھی ہے کہ کہیں سرکار دوعالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا نہ لگ جائے کہ جس شخص نے رمضان شریف کا مہینہ پایا اور رمضان شریف میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچا کر اور توبہ کر کے اور فرائض و واجبات ادا کر کے اپنی بخشش نہ کرا سکا اور اللہ تعالیٰ کو راضی نہ کر سکا تو ایسا شخص تباہ ہو جائے برباد ہو جائے اور ہلاک ہو جائے۔ اور کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کے روزہ کے بدلہ میں فاقہ کے سوا کچھ نہیں اور بعض (تراویح میں) رات کو جاگنے والے ایسے ہیں کہ ان کے لئے جاگنے کی مشقت کے سوا (اجر و ثواب) کچھ نہیں، اس لئے کہ انہوں نے گناہوں کو نہیں چھوڑا، کبائر سے توبہ نہیں کی، رمضان شریف آیا مگر وہ بدستور کبائر میں مبتلا رہے، رمضان شریف گزرتا رہا لیکن وہ گناہوں کے چھوڑنے کی طرف متوجہ نہ ہوئے، بعض نے تسبیح تو پڑھ لی استغفر اللہ، استغفر اللہ کی اور جھوٹ موٹ کچھ توبہ بھی کر لی لیکن روح نے توبہ حاصل نہیں کی۔

خالص توبہ اور چند گناہ

یاد رکھئے! اللہ پاک کے ہاں حقیقت معتبر ہوتی ہے، اللہ پاک اس کو

دیکھتے ہیں کہ کس کے دل میں ہمارے گناہوں کو چھوڑنے کی نیت ہے، کس کے دل میں جذبہ ہے، کون سچے دل سے اپنے کئے پر نادم ہے، کم تولنا، کم ناپنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، بدنظری کرنا، نامحرم عورتوں کو شہوت کے ساتھ قصداً دیکھنا، عید کارڈ بھیجنا، یہ سب گناہ ہیں۔ یاد رکھئے کہ عید کارڈ بھیجنا بھی ناجائز ہے اور خصوصاً وہ عید کارڈ جس کے اندر کسی جاندار کی تصویر بنی ہوئی ہو جیسے کسی عورت یا مرد یا کسی اداکار یا کھلاڑی کی اس میں تصویر ہو، ایسے عید کارڈ خریدنا اور بھیجنا سب ناجائز ہیں، سادہ اور بغیر تصویر کا عید کارڈ بھیجنا بھی ناجائز ہے اور تصویر والے میں دوہرا گناہ ہے۔ آپ دیکھئے کہ جس نے تراویح نہیں پڑھی، روزے نہیں رکھے، وہ عید کارڈ بھیجنے کے لئے تیار ہے بلکہ بھیج بھی چکا ہوگا۔ خواتین کو دیکھئے! رمضان شریف آئے لیکن انہوں نے بے پردگی سے کوئی توبہ نہیں کی، نہ ان کے باپ نے منع کیا، نہ ان کے بھائی نے، نہ ان کے شوہر نے کہا اور نہ ان کے بیٹوں نے کہا کہ پردہ کرلیجئے، ہاں تراویح پڑھ لیں روزے رکھ لئے لیکن گناہوں کو نہ چھوڑا۔ برا نہ مانئے گا بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ رمضان میں تو انہوں نے گناہوں کو چھوڑ دیا ہے اور تھوڑی سی ڈاڑھی بھی بڑھالی اور دوسرے گناہوں سے بھی کچھ تھوڑا سا اپنے کو فی الحال بچا لیا لیکن دل میں یہی ہے کہ رمضان جیسے ہی گزرے گا عید کی رات ہی ڈاڑھی کٹانی ہے اور عید کی رات میں ہی وہ سارے گناہ کرنے ہیں جو رمضان المبارک سے پہلے جاری تھے۔ یہ تو بھائی اللہ پاک کو دھوکہ دینے والی بات ہے، توبہ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے ہوتی ہے مخلوق کے سامنے

نہیں ہوتی اور سچی توبہ کی علامت یہ ہے کہ انسان اس گناہ کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ دے۔ تو رمضان شریف گزرنے والا ہے اگر اب تک بھی ہم نے غفلت سے کام لیا ہے تو عرض یہ ہے کہ اب بھی کچھ وقت باقی ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجائیں، گڑگڑالیں اور سچی توبہ کرلیں تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے بھی بچ جائیں اور اس ہولناک جہنّم سے بھی بچ جائیں اور اپنے ظاہر کو بھی شریعت کے مطابق بنالیں، اپنے اخلاق شریعت کے مطابق اپنالیں، اپنے اعمال کو سنوار لیں اور جن کبائر میں آج دنیا ڈوبی ہوئی ہے اور ہم بھی ان میں مبتلا ہیں ان سے بچیں اور اپنی جانوں پر رحم کھائیں۔ توبہ سے انسان جہنّم سے بچتا ہے اور فرائض و واجبات ادا کرنے سے جنّت کا مستحق بنتا ہے۔

گناہوں سے بچنا ضروری ہے

اگر ہم نے روزے رکھ لئے ہیں، تراویح پڑھ لی ہیں، زکوٰۃ دیدی ہے، عمرہ کرلیا ہے، حج کرلیا ہے تو ایک پہلو ہم نے پورا کرلیا ہے لیکن دوسرا پہلو جو اس سے بھی اہم ہے وہ باقی ہے جس سے نہ بچنے کی صورت میں جہنّم میں جانے کا شدید خطرہ ہے۔ تو خدا کے لئے اب بھی کچھ وقت باقی ہے اور میں یہ عرض کروں گا کہ آج تو عصر کے بعد مسجد میں دھرنا دے کر بیٹھ جائیں کہ یا اللہ! آج ہم آپ کے گھر سے اپنی بخشش کا پروانہ لے کر اٹھیں گے، آج ہم اپنے آپ کو جہنّم سے آزاد کر کے اٹھیں گے۔ بندے

کی ذرا سی ندامت اور دل میں یہ تہیّہ ہو کہ میں آئندہ یہ گناہ نہیں کروں گا، کچھ بھی ہو جائے میں یہ گناہ نہیں کروں گا اور یہ بھی کہدیں کہ یا اللہ! اگر غلطی سے ہو بھی گیا تو پھر توبہ کرلوں گا۔ اور یہ بھی عرض کردیں کہ یا اللہ! مجھے اتنی قوت دیدیجئے اور اتنا حوصلہ عطا فرما دیجئے کہ آج کی سچی توبہ پر مرتے دم تک قائم رہوں۔ یا اللہ! میرا ماحول اور میرے دوست اعزہ اور اقرباء مجھے دوبارہ اس گناہ کی طرف مائل نہ کردیں، میں کمزور ہوں میں آپ سے مدد چاہتا ہوں۔ مگر کوئی دل سے چاہے تو سہی، دل میں ندامت تو ہو، شرمندگی تو ہو۔

گناہ کو گناہ نہ سمجھنا

اب تو ہماری یہ بدترین حالت ہے کہ گناہ در گناہ کر رہے ہیں لیکن گناہ کو گناہ نہیں سمجھ رہے، جتنے گناہ میں نے آپ کے سامنے بیان کئے ہیں آپ سو آدمیوں سے پوچھیں گے تو ننانوے لوگ غالباً ایسے ہی ملیں گے جو کہیں گے کہ یہ تو کوئی گناہ نہیں ہے، یہ سب چلتا ہے۔ یہ ایمان شکن جملہ ہے، قیامت میں معلوم ہوگا کہ چلتا ہے یا نہیں۔ اسی طرح یہ جملہ کہ اس میں کیا حرج ہے یہ بھی بہت خطرناک ہے، اس میں یہی تو حرج ہے کہ دنیا کی خاطر ہم اتنے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کریں اور رمضان بھی گزار دیں اور پھر بھی ہم تائب نہ ہوں حالانکہ اس کا انجام جہنّم ہے۔ اس لئے آج عصر کے بعد دھرنا دے کر بیٹھ جائیں اور سچی توبہ کر کے

اٹھیں، اور سچی توبہ کرتے ہی انشاء اللہ تعالیٰ جب ان سے مدد مانگیں گے تو وہ مدد بھی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ اپنی مدد مانگنے والوں کی ضرور مدد فرماتے ہیں، جب مدد مانگیں گے تو ضرور ان کی نصرت آئے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ استقامت نصیب ہوگی اور گناہوں سے بچنا آسان ہوگا۔

گناہوں سے بچنا آسان ہے

حقیقت تو یہ ہے کہ بذات خود گناہ سے بچنا کوئی مشکل نہیں ہے، یہ سب ہم نے مشکل بنا رکھا ہے ؎

جو آسان سمجھو تو آسانیاں ہیں
جو دشوار سمجھو تو دشواریاں ہیں

آخر میں حضرت مجذوب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک رباعی یاد آئی ہے وہ سناتا ہوں ؎

جو کھیلوں میں تو نے لڑکپن گنوایا
تو بدمستیوں میں جوانی گنوائی
جو اب غفلتوں میں بڑھاپا گنوایا
تو بس یوں سمجھ زندگانی گنوائی

توجہ الی اللہ

بھائی! یہ زندگانی ختم ہونے والی ہے، نہ جانے کس وقت موت واقع

ہو جائے، اس لئے ہوش میں آجانا چاہئے۔ اور اللہ پاک کو ناراض رکھنا بہت خطرناک چیز ہے، ہم میں سے کوئی بھی اللہ پاک کی ناراضگی برداشت نہیں کرسکتا اور ان کی ناراضگی گناہ کبیرہ کے ارتکاب سے آتی ہے اور ان کی رضامندی فرائض و واجبات وغیرہ کے ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے ہم سب یہ تہیّہ کرلیں اور عصر سے لے کر مغرب تک اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، روتے رہیں، گڑگڑاتے رہیں، معافی مانگتے رہیں، شاید ہمارا یہ آخری رمضان ہو اور جس وقت یہ رمضان رخصت ہورہا ہو تو شاید ہمیں بھی مغفرت کا، بخشش کا اور جہنّم سے آزادی کا پروانہ مل جائے۔ اللہ پاک ضرور ہم پر اپنا کرم فرمائیں اور اپنے فضل سے ہم کو دوزخ سے آزاد فرمائیں اور جنّت الفردوس عطا فرمائیں۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

